Cambridge Assessment International Education

Cambridge IGCSE™

URDU AS A SECOND LANGUAGE **0539/02**

Paper 2 Listening Comprehension **May/June 2023**

TRANSCRIPT **Approximately 45 minutes**

This document has **10** pages. Any blank pages are indicated.

© UCLES 2023

Cambridge Assessment International Education

Cambridge IGCSE Examination in Urdu as a Second Language

June 2023

Paper 2 Listening

Turn over now

[Pause 00’05”]

مشق نمبر: 1

سوال نمبر: 1 تا 8

سوال نمبر 1 تا 8 کے لیے آپ آٹھ مختلف حصے سُنیں گے۔ ہر سوال کا جواب دی گئی لائن پر تحریر کریں۔ آپ کا جواب مختصر ہونا چاہیے۔ آپ ہر حصے کو دو بار سنیں گے۔

[Pause 00’05”]
[Signal]
[Pause 00’03”]

سوال نمبر 1

F عالیہ: عامر! آج تمہارا کالج میں انٹرویو تھا۔ کیسا رہا تمہارا انٹرویو؟

M عامر: باجی، میرا انٹرویو تو بہت اچھا رہا۔ لیکن مجھے لگتا ہے اس کالج میں داخلہ آسان نہیں۔

F عالیہ: ارے! وہ کیوں بھئی؟ تم نے تو امتحان میں گریڈ بھی بہت اچھے لیے ہیں۔

M عامر: ہاں! لیکن یہاں انٹرویو کے علاوہ داخلے کا ٹیسٹ بھی ہو گا۔

F عالیہ: مجھے یقین ہے کہ تم داخلہ ٹیسٹ میں بھی ضرور کامیاب ہو گے۔

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر 2

F عورت: میں نے پرسوں آپ سے یہ قمیض خریدی تھی۔ براہ مہربانی اسے تبدیل کر دیجیے۔

M دکاندار: اس میں کیا خرابی ہے؟ کیا اس کا ناپ ٹھیک نہیں یا آپ کو اس کا رنگ پسند نہیں؟

F عورت: میں نے یہ قمیض اپنے چھوٹے بیٹے کے لیے لی تھی لیکن اس کے بٹن خراب ہیں۔

M دکاندار: کوئی بات نہیں۔ آپ اپنی مرضی سے کوئی اور قمیض پسند کر لیں۔

F عورت: جی۔ بہت شکریہ!

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

© UCLES 2023

سوال نمبر 3

M ویٹر: ہیلو! السلام علیکم۔ انار کلی ریسٹورنٹ۔ میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں؟

F ماریہ: وعلیکم السلام۔ کیا آپ کل شام کو چھ لوگوں کے لیے میز بُک کر سکتے ہیں؟

M ویٹر: معاف کیجیے گا، شام کو تو ممکن نہیں۔ البتہ کل رات آٹھ بجے یا دس بجے کی بکنگ ممکن ہے۔

F ماریہ: ٹھیک ہے۔ آپ نو بجے سے پہلے والی بکنگ کر دیجیے۔ کیونکہ نو بجے تو ہمیں فلم دیکھنے سینما جانا ہے۔

M ویٹر: جی بہت بہتر۔

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر 4

M خواتین وحضرات!

ہم پشاور سے مری جانے والی شاہین بس سروس میں آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ آپ کے سوٹ کیس بحفاظت بس کے نچلے حصے میں رکھ دیے گئے ہیں۔ ہم تقریباً چار گھنٹے میں مری پہنچ جائیں گے اور دو گھنٹے کے بعد اٹک میں بیس منٹ کے لیے رکیں گے۔ مسافروں سے درخواست ہے کہ اس وقفے کے دوران اپنے دستی سامان کی حفاظت خود کریں۔ آپ کے تعاون کا بے حد شکریہ۔

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر 5

F آمنہ: امجد! میں نے سنا ہے تم چھٹیوں میں لندن جا رہے ہو؟

M امجد: ہاں۔ جا تو رہا ہوں، لیکن میں کچھ فکر مند ہوں اور کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہا۔

F آمنہ: کیوں؟ ایسی کیا بات ہے؟

M امجد: دراصل میرے والدین کا خیال ہے کہ میں لندن میں اپنی خالہ کے گھر رہوں، جبکہ میں ہوٹل میں رہنا چاہتا ہوں۔

F آمنہ: تم ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ہوٹل میں رہو، لیکن دن میں کچھ وقت خالہ کے گھر بھی گزارو۔

M امجد: بہت خوب! یہ ٹھیک رہے گا۔

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر 6

F والدہ: السلام علیکم، سر شفیق۔ میرا بیٹا عمران حساب کے مضمون میں کیسا ہے؟

M استاد: جی وعلیکم السلام۔ میٹنگ میں آنے کا شکریہ۔ ویسے تو عمران کلاس میں بہت محنت سے پڑھتا ہے، لیکن پچھلے ٹیسٹ میں اس کی کارکردگی پر میں کافی مایوس ہوا۔

F والدہ: دراصل جب سے عمران کو اپنے دوستوں کے ساتھ پیچھے والی سیٹ ملی ہے، وہ سبق پر توجہ نہیں دے پاتا۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ آپ اس کو کلاس میں آگے بٹھائیں؟

M استاد: جی! یہ تو کوئی بڑا مسئلہ نہیں۔ ایسا بالکل ممکن ہے۔

F والدہ: بہت شکریہ، سر شفیق۔

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر 7

M احمد: امی! میں بھی آپ کے ساتھ بازار جاؤں گا۔ مجھے نیا فون لینا ہے۔

F امی: کیوں بھئی خیریت ہے؟ ابھی چند ماہ پہلے تو میں نے تمہیں نیا فون لے کر دیا تھا۔

M احمد: امی، آپ کو تو پتا ہے مجھے ہوم ورک کے علاوہ شام کی کلاس بھی موبائل فون پر لینی ہوتی ہے، اور یہ فون اس کام کے لیے زیادہ موزوں نہیں۔

F امی: تو کیوں نہ ایسا کریں کہ میرا فون تم رکھ لو۔ تمہارا فون میری ضرورت کے لیے کافی ہوگا۔

M احمد: ٹھیک ہے امی۔ بہت شکریہ!

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

سوال نمبر 8

F
ٹی وی پر ماہِ رمضان کے پروگراموں کی تفصیل سنیے۔

تازہ خبریں ہر دو گھنٹے کے بعد نشر کی جائیں گی۔ کھانا پکانے کا پروگرام ہفتے میں پانچ مرتبہ دکھایا جائے گا۔ صحت سے متعلق معلوماتی پروگرام ہر شام چار بجے پیش کیا جائے گا۔ آپ دینی معلومات کے پروگرام سحر اور افطار سے ایک گھنٹہ پہلے دیکھ سکیں گے۔ طویل ڈراموں کے بجائے بچوں کا تعلیمی پروگرام ہر رات نو بجے لگے گا۔ دوپہر میں کھیلوں کے مقابلوں کی صرف ریکارڈنگ دکھائی جائے گی۔

[Pause 00’10”]
[Signal]
[Pause 00’05”]

مشق نمبر 1 ختم ہوئی۔ اب آپ تھوڑی دیر میں مشق نمبر 2 سنیں گے۔ پرچے میں دیے گئے مشق نمبر 2 کے سوالات پڑھیں۔

[Pause 00’30”]

© UCLES 2023

مشق نمبر:2

سوال نمبر9

مالٹا جزیرے کے بارے میں ایک رپورٹ سنیں اور نیچے دیے گئے جملے ایک یا دو الفاظ لکھ کر مکمل کریں۔

آپ یہ رپورٹ دو بار سنیں گے۔

مالٹا سرکاری طور پر 'ری پبلک آف مالٹا' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ جنوبی یورپ کا ایک ملک ہے جو تین جزیروں پر مشتمل ہے۔اس ملک کا کل رقبہ صرف 122 مربع میل ہے۔یوں سمجھ لیجیے کہ مالٹا پاکستان کے شہر حیدر آباد سے بس تھوڑا سا بڑا ہے۔سب سے بڑا جزیرہ مالٹا ہے جس کا مشہور شہر 'ولیٹا' اس ملک کا دارالحکومت ہے۔یہاں کا دوسرا بڑا جزیرہ گوزو ہے جہاں سیاحت کے علاوہ کھیتی باڑی بھی لوگوں کے روزگار کا اہم ذریعہ ہے۔جبکہ تیسرا اور سب سے چھوٹا جزیرہ 'کیمونا' ہے جہاں صرف چند خاندان آباد ہیں۔کیمونا جزیرے کا زیادہ تر حصہ جنگلی پودوں اور پھولوں سے بھرا ہے۔مالٹا کی کل آبادی چار لاکھ کے قریب ہے۔

مالٹا چھٹیاں گزارنے کے لیے ایک انوکھا سیاحتی مقام ہے، جہاں دیکھنے اور کرنے کے لیے بہت کچھ ہے۔اس ملک کی خاص بات یہاں کا موسم ہے جو اسے یورپ کے دیگر ممالک سے منفرد بناتا ہے۔یہاں سال میں 300 دن سے زیادہ دھوپ رہتی ہے جس کی وجہ سے یہاں سال کے بارہ مہینے سیاحوں کی بھیڑ رہتی ہے۔

مالٹا کی سرکاری زبان تو مالٹیز ہے لیکن یہاں انگریزی بھی عام بولی اور سمجھی جاتی ہے۔تقریباً ایک ہزار سال پہلے مالٹا پر عربوں کی حکومت تھی اور انہوں نے مقامی زبان کو عربی سے تبدیل کر دیا تھا۔اسی لیے مالٹیز زبان پر عربی کا گہرا اثر ہے اور اس کا لہجہ زیادہ تر الجیریا اور تیونس میں بولی جانے والی عربی زبان سے ملتا جلتا ہے۔یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ مالٹیز زبان لاطینی حروف تہجی میں لکھی جانے والی عربی کی ہی ایک شکل ہے۔

مالٹا کے گرد سمندر کو یورپ کے سب سے صاف ستھرے سمندروں میں شمار کیا جاتا ہے۔مالٹا کا ہوائی اڈہ جو "لوآ" کے نام سے مشہور ہے دنیا کے دس خوبصورت ترین ہوائی اڈوں میں شامل ہے۔ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ 1972 میں مالٹا کی ایئر لائن کو پاکستانی ایئر لائن پی آئی اے نے تربیت دی جو اُس وقت ایشیا کی سب سے بہترین فضائی کمپنی تھی۔

[Pause 00’30”]

اب آپ یہ رپورٹ دوبارہ سنیں۔

[Repeat]

مشق نمبر 2 ختم ہوئی۔اب آپ تھوڑی دیر میں مشق نمبر 3 سنیں گے۔پرچے میں دیے گئے مشق نمبر 3 کے سوالات پڑھیں۔

[Pause 00’30”]

مشق نمبر 3:

سوال نمبر 10

آپ کہانیوں سے متعلق چھ لوگوں کی گفتگو سن رہے ہیں۔ ہر ایک شخص کو اس کی دی گئی رائے (A–G) سے ملائیں۔
ہر شخص کے لیے انگریزی حروف (A–G) میں سے ایک حرف دیے گئے خانے میں لکھیں۔ ہر حرف کا استعمال صرف ایک بار کریں۔
ایک حرف اضافی ہے جسے استعمال کرنے کی ضرورت نہیں۔
آپ ہر حصے کو دو بار سنیں گے۔

[Pause 00'05"]
[Signal]
[Pause 00'03"]

پہلی رائے

Female, late teens

مجھے کہانیاں پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ میرے پاس ڈھیروں نئے اور پرانے رسالے ہیں جنہیں میں اپنے فارغ وقت میں پڑھتی ہوں۔ انوکھے جرائم کی کہانیاں اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے مجرموں کے پکڑے جانے کی کہانیاں پڑھ کر بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ اس طرح ہم عملی زندگی میں ممکنہ نقصانات سے بچ سکتے ہیں۔ ٹی وی پر اس طرح کے پروگرام کم ہی لگتے ہیں، اس لیے میں ان کا انتظار نہیں کرتی۔

دوسری رائے

Male, early 20s

کہانیوں کا شوق تو مجھے بھی بہت ہے لیکن میرے پاس انہیں پڑھنے کا وقت نہیں ہوتا۔ میں اکثر چھٹی کے دن اپنے دوستوں کے ساتھ سینما جاکر کوئی ایسی فلم دیکھنا پسند کرتا ہوں جس کی کہانی کا اختتام اچھا اور خوشیوں سے بھرا ہو۔ مجھے رونے دھونے والی اور اداس فلمیں اچھی نہیں لگتیں۔ میرے نزدیک کہانیاں تفریح کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اپنے فارغ وقت میں اداس کر دینے والی فلمیں دیکھنا بھلا کہاں کی عقل مندی ہے؟

تیسری رائے

Female, late 20s

ٹی وی پر ڈرامے دیکھنا میرا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ یہ بات درست ہے کہ ٹی وی ڈراموں کی کہانیاں بہت لمبی ہوتی ہیں اور ان کی قسطیں اکثر مہینوں چلتی ہیں۔ لیکن مجھے لگتا ہے کہ زیادہ تر ڈرامے ہمارے معاشرے کی ترجمانی کرتے ہیں اور ان کی کہانیاں ہماری زندگی سے بہت قریب ہوتی ہیں۔ چند گھنٹوں کی فلم یا رسالوں کی مختصر کہانیاں لوگوں کو اتنا متاثر نہیں کرتیں جتنا بار بار دکھائے جانے والے ڈرامے کی کہانیاں اثر کرتی ہیں۔

چوتھی رائے

Male, late 50s

کہانیاں سننے کا شوق تو بچپن سے ہی پیدا ہو جاتا ہے جب ہم دادی اماں اور نانی اماں سے مزے مزے کی کہانیاں سن کر خوش ہوتے ہیں۔ چونکہ اس طرح کہانیاں سننے سے کہانی اور کرداروں کو خود تصور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے مجھے لگتا ہے کہ کہانیاں سننے سے آپ کی تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ میں تو کام کے دوران ریڈیو پر کہانیاں سننا پسند کرتا ہوں۔ مجھے ٹی وی پر ڈرامے اور فلمیں دیکھنا زیادہ اچھا نہیں لگتا۔

© UCLES 2023

پانچویں رائے

Female, 30s

کہانیوں کا شوق تو مجھے بھی ہے لیکن آج کل ٹی وی ڈراموں کا مزہ نہیں رہا بلکہ ڈرامے کی کہانی سے زیادہ تو اشتہار دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اور اگر سینما میں فلم دیکھنے جائیں تو آنے جانے میں کئی گھنٹے ضائع ہو جاتے ہیں۔ جب سے میں نے موبائل فون کا استعمال شروع کیا ہے میں نے تو ٹی وی دیکھنا ہی چھوڑ دیا ہے۔ موبائل فون پر ڈرامے کے چند اہم حصوں کو دیکھ کر بھی اصل کہانی سے لطف اندوز ہوا جا سکتا ہے۔

چھٹی رائے

Male, early 40s

کہانی چاہے کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو، لیکن مہینوں ریہرسل کے بعد کئی مرتبہ ریکارڈنگ کر کے اسے ٹی وی یا سینما کی سکرین پر دیکھنے میں وہ مزہ کہاں جو سٹیج یا تھیٹر جا کر دیکھنے سے ملتا ہے۔ اپنے پسندیدہ اداکاروں کو اپنی نظروں کے سامنے دیکھنے کی بات ہی کچھ اور ہے۔ چونکہ سٹیج پر کچھ بھی غلط ہونے کا امکان رہتا ہے اس کی وجہ سے دلچسپی آخر تک برقرار رہتی ہے اور جب سب کچھ ٹھیک ہو جائے تو یہ بات کسی کمال سے کم نہیں۔

[Pause 00’05”]

اب آپ یہ گفتگو دوبارہ سنیں۔

[Repeat]

مشق نمبر 3 ختم ہوئی۔ اب آپ تھوڑی دیر میں مشق نمبر 4 سنیں گے۔ پرچے میں دیے گئے مشق نمبر 4 کے سوالات پڑھیں۔

[Pause 00’30”]

© UCLES 2023

مشق نمبر: 4

11 تا 18 سوال نمبر:

آپ ریڈیو پر ہاکی کی کھلاڑی سنبل خان سے لیا گیا ایک انٹرویو سن رہے ہیں۔ انٹرویو سن کر ہر سوال کے لیے (A, B یا C) میں سے صحیح جواب کے سامنے دیے گئے خانے میں (✓) ٹک کا نشان لگائیں۔
آپ یہ انٹرویو دو بار سنیں گے۔

میزبان: آج ہم جس مشہور کھلاڑی کا انٹرویو کرنے جا رہے ہیں ان کا تعلق ہاکی کے کھیل سے ہے۔ وہ دنیا بھر میں اپنے ملک کی نمائندگی کر کے کئی اعزاز بھی حاصل کر چکی ہیں۔
تو آیئے سنبل خان سے بات کرتے ہیں۔
السلام علیکم سنبل خان!

سنبل خان: جی وعلیکم السلام!

میزبان: سب سے پہلے تو یہ بتائیں کہ آپ نے ہاکی کے کھیل کا سفر کب اور کیسے شروع کیا؟

سنبل خان: جی ضرور! میرا تعلق لاہور سے ہے جہاں کرکٹ اور ہاکی تقریباً ہر سطح پر کھیلی جاتی ہے۔ میرے بڑے بھائی کرکٹ کے مشہور کھلاڑی تھے اس لیے شروع میں تو مجھے بھی کرکٹ کا شوق تھا۔ لیکن جب مجھے اسکول کی ہاکی ٹیم میں کھیلنے کا موقع ملا تو میں ہاکی میں زیادہ دلچسپی لینے لگی اور جلد ہی ٹیم کی کپتان منتخب ہو گئی۔

میزبان: بہت خوب! لیکن آپ نے ہاکی کا ہی انتخاب کیوں کیا؟ جبکہ آپ کے بھائی کرکٹ کے مشہور کھلاڑی تھے اور ویسے بھی کرکٹ کے کھیل میں پیسہ اور شہرت زیادہ ہے۔

سنبل خان: آپ نے درست کہا، یوں تو کرکٹ کا کھیل لوگوں میں زیادہ مقبول ہے، لیکن اس کا دورانیہ بہت لمبا ہوتا ہے۔ جبکہ ہاکی ایک تیز رفتار کھیل ہے جو کم دورانیے میں مکمل ہو جاتا ہے۔ میرے ہاکی کے انتخاب کی ایک بڑی وجہ بھی یہی بنی۔

میزبان: بہت بہتر! آپ نے تو ہاکی کے کھیل میں بہت سی کامیابیاں حاصل کی ہیں، آج آپ ہمیں اپنی کامیابیوں کے سفر کے متعلق کچھ بتایئے؟

سنبل خان: اسکول کے بعد کالج اور پھر یونیورسٹی میں نمایاں کارکردگی پر کئی میڈل ملے اور ٹیم کی کپتان بھی رہی۔ جلد ہی قومی ٹیم کے لیے میرا نام منتخب کر لیا گیا۔ جہاں میں اس بڑی کامیابی پر بہت خوش تھی وہاں مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ اب مجھے پہلے سے بہت زیادہ محنت کرنا ہو گی۔

میزبان: یقیناً۔ پھر کس چیز نے آپ کو آگے بڑھتے رہنے کا حوصلہ دیا؟

سنبل خان: میرے اندر زندگی میں آگے بڑھنے کا جذبہ شروع سے موجود تھا۔ مقابلہ چاہے جتنا بھی سخت ہو، میں ہمیشہ پُراعتماد رہی اور کبھی ہمت نہیں ہاری۔ میں نے پڑھائی کے ساتھ ساتھ کھیل میں بھی خوب محنت کی کیونکہ مجھے زندگی میں کچھ کر دکھانے کا جنون تھا۔ مجھے اس بات کا یقین تھا کہ محنت کا پھل ضرور ملے گا۔

میزبان: بہت اچھا! کھیل کو پیشے کے طور پر اپنانے میں آپ کے خاندان کا کیا ردعمل تھا؟ کیا اس میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

سنبل خان: چونکہ میں تعلیم میں شروع سے ہی بہت نمایاں رہی ہوں اور ہمیشہ کلاس میں اول آتی تھی اس لیے ابتدا میں تو خاندان کے زیادہ تر لوگ یہی سمجھتے رہے کہ میں اپنے شوق کے لیے کھیلتی ہوں۔ لیکن جب میں قومی ٹیم کے لیے منتخب ہو گئی تو خاندان والے کافی فکر مند ہوئے۔ ابو اور بھائی تو بہت خوش تھے لیکن امی کی رائے مختلف تھی۔ پہلے ایشیا کپ کا فائنل میچ جیتنے پر جب میں نے اپنی امی کے ہاتھ سے ٹرافی لینے کی درخواست کی تو ان یادگار لمحوں نے امی کو بھی رضامند ہونے پر مجبور کر دیا۔

میزبان: اچھا یہ بتایئے کہ ایک کھلاڑی کو صحت مند رہنے کے لیے کیسی غذا کی ضرورت ہوتی ہے؟

سنبل خان: جی بالکل، صحت بخش غذا کا استعمال تو بہت ضروری ہے، لیکن میں یہاں ایک بات واضح کرتی چلوں کہ غذا کے ساتھ ساتھ ورزش نہایت ضروری ہے۔ اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ ورزش صرف کھلاڑیوں کے لیے ہوتی ہے، جبکہ درحقیقت باقاعدہ ورزش ہم سب کے لیے بہت اہم ہے۔

میزبان: لیکن پھر بھی، اچھے مرغن کھانوں کا شوق بھلا کس کو نہیں ہوتا۔ آپ کی بھی آئے دن طرح طرح کے کھانوں سے مہمان نوازی تو ہوتی ہو گی۔ ایسے میں خود پر قابو کیسے رکھتی ہیں؟

سنبل خان: (مسکراتے ہوئے) میں سمجھتی ہوں اس معاملے میں بھی میں بہت خوش قسمت ہوں۔ جب بھی موقع ملتا ہے میں اپنے پسندیدہ کھانوں سے خوب لطف اندوز ہوتی ہوں۔ چونکہ کھیل کے علاوہ بھی میں روزانہ گھنٹوں دوڑتی اور ورزش کرتی ہوں، لہٰذا یہ مزیدار کھانے میرے لیے نقصان دہ نہیں ہوتے۔

میزبان: بہت خوب! آپ کھیل سے دلچسپی رکھنے والے نوجوانوں کو کیا پیغام دیں گی؟

سنبل خان: میں نوجوانوں سے کہوں گی کہ وہ کھیل چاہے کوئی بھی کھیلیں، لیکن تعلیمی میدان میں ہرگز پیچھے نہ رہیں۔ تعلیم زندگی کے ہر میدان میں ہماری مدد کرتی ہے۔

میزبان: ہمارے پروگرام میں شرکت کے لیے آپ کا شکریہ۔

سنبل خان: انٹرویو کی دعوت دینے کے لیے آپ کا بھی بہت شکریہ۔

[Pause 00’30”]

اب آپ یہ بات چیت دوبارہ سنیں۔

[Repeat]
[Pause 00’30”]

ریکارڈنگ ختم ہوئی اور اس کے ساتھ یہ امتحان بھی ختم ہوا۔

This is the end of the recording and of the examination.

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge Assessment International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge Assessment International Education is part of Cambridge Assessment. Cambridge Assessment is the brand name of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is a department of the University of Cambridge.